صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 17 مئی 2016ء بمطابق 9 شعبان 1437 ہجری بوقت سہ پہر تین بجکر سینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر، مہر تاج روغانی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُونُواْ قَوَّٰمِينَ بِٱلۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلَّهِ وَلَوۡ عَلَىٰٓ أَنفُسِكُمۡ أَوِ ٱلۡوَٰلِدَيۡنِ وَٱلۡأَقۡرَبِينَ ۚ إِن يَكُنۡ
غَنِيًّا أَوۡ فَقِيرًا فَٱللَّهُ أَوۡلَىٰ بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُواْ ٱلۡهَوَىٰٓ أَن تَعۡدِلُواْ ۚ وَإِن تَلۡوُۥٓاْ أَوۡ تُعۡرِضُواْ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُونَ
خَبِيرًاO يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ ءَامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱلۡكِتَـٰبِ ٱلَّذِى نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِۦ وَٱلۡكِتَـٰبِ ٱلَّذِىٓ
أَنزَلَ مِن قَبۡلُ ۚ وَمَن يَكۡفُرۡ بِٱللَّهِ وَمَلَـٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأَخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلَـٰلًۢا بَعِيدًا۔

(ترجمہ): اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو اور خدا کے لئے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو خدا ان کا خیر خواہ ہے۔ تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم پیچیدا شہادت دو گے یا (شہادت سے) بچنا چاہو گے تو (جان رکھو) خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔ مومنو! خدا پر اور اس کے رسول پر اور جو کتاب اس نے اپنی پیغمبر (آخر الزماں) پر نازل کی ہے اور جو کتابیں اس سے پہلے نازل کی تھیں سب پر ایمان لاؤ۔ اور جو شخص خدا اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور روز قیامت سے انکار کرے وہ رستے سے بھٹک کر دور جا پڑا۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِيمِ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جذاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم رَبِّ ٱشْرَحْ لِى صَدْرِىO وَيَسِّرْ لِىٓ أَمْرِىO وَٱحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِىO يَفْقَهُوا۟ قَوْلِى۔

Start with the agenda, first of all------

جناب سردار حسین: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: یو ضروری خبره کول غواړم په پوائنټ آف آرډر باندي۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: پلیز، زه تهٔ لږ ټائم ورکوم خو After the business, please تهٔ لږ وخت درکومه۔

جناب سردار حسین: ډیره ضروری خبره ده جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: اهمه او ډیره زیاته ضروری خبره ده او ایجنډه خو زما یقین دا دے چي زمونږ وړاندي پرته ده، ستاسو مهربانی به وی، ډیره مهربانی به وی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: ګوره بابک صاحب خبره دا ده کنه، زه بالکل درکوم، Five minutes کښي دا ایجنډه خلاصیږی بیا بالکل فلور ستاسو دے۔

جناب سردار حسین: ایجنډه خو بالکل زمونږ وړاندي پرته ده خو زما خیال دا دے چي د دي ایجنډي نه ډیره زیاته اهمه خبره کول غواړم نو ستاسو به ډیره مهربانی وی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: او کے، مائیک ورکړئ۔

جناب سردار حسین: شکریہ، میڈم سپیکر۔ میں آپ کے نوٹس میں اور آنریبل ہاؤس کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ پچھلے ایک سال سے پی ایم ایس آفیسر ز جو ہیں، وہ مختلف اوقات میں اپنے مسائل اپنے تحفظات کی شکل میں حکومتی وفود سے ملتے رہے ہیں، اپنے مطالبات اور اپنے تحفظات سے حکومتی اداروں کو آگاہ بھی کیا ہے لیکن بد قسمتی سے ایک سال کا عرصہ گزرا ہے، بات ادھر تک پہنچی ہے کہ بد قسمتی سے آج صوبے کے تقریباً سات سو کے لگ بھگ افسران اسی بات پر مجبور ہوگئے ہیں، انہوں نے قلم چھوڑ ہڑتال

شروع کردی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ویسے بھی جو ہمارے صوبے کے معروضی حالات جو ہیں، وہ کسی چیز کے متحمل نہیں ہو سکتے ہیں، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ان کی آرگنائزیشن، ان آفیسرز کی، ان کے ساتھ بیٹھا جاتا، بجائے اس کے کہ ان کے ساتھ ملاقات کی جاتی، بجائے اس کے کہ ان کے جو جائز مطالبات تھے، جو ممکن ہو سکتا تھا ان مسائل کو، ان مشکلات کو ختم کیا جاتا یا ان مسائل کو حل کیا جاتا لیکن آج نوبت اسی بات تک آگئی ہے کہ صوبے کے سات سو کے لگ بھگ افسران جو ہیں، وہ قلم چھوڑ ہڑتال پر ہیں۔ تو میں ریکویسٹ کرونگا اور یہی امید رکھیں گے حکومتی بنچز سے کہ تمام صوبے میں حکومتی امور ٹھپ ہو کر رہ گئے ہیں، لہذا حکومت کا شاید، میں یہ نہیں کہونگا کہ حکومت کا اسی طرف رجحان نہیں ہوگا یا توجہ نہیں ہوگی لیکن بات اس حد تک پہنچی ہے کہ آج سات سو کے لگ بھگ افسران جو ہیں، وہ اپنے آفس میں نہیں جا رہے ہیں، انہوں نے کام چھوڑ دیا ہے، لہذا اسی مسئلے کو حکومت کو سنجیدہ لینا چاہیے، ان کے ساتھ بیٹھنا چاہیے اور ساتھ ساتھ میں اسمبلی ممبران سے بھی یہی ریکویسٹ کرونگا کہ جو ریزولوشن ان شاءاللہ یہاں پر آئے گی تاکہ جو سارا مسئلہ پھنسا ہوا ہے، وہ یہاں پر بھی پھنسا ہوا ہے کہ جو PAS کے آفیسرز ہیں، جو پی ایم ایس آفیسرز ہیں، ایک ایسی جنگ چھڑ گئی ہے کہ وہ سرد جنگ ابھی اس سطح تک آگئی ہے جس کا Directly اثر جو ہے، وہ صوبے کے حکومتی امور پر پڑ رہا ہے، ہو گیا ہے، عوام پر پڑ رہا ہے، لہذا حکومتی بنچز سے ہمیں امید ہے ان شاءاللہ کہ ان کو جواب بھی ملے گا اور اسی مسئلے کے حل کے لئے جو ممکن کوشش ہے، وہ ہونی چاہیے تاکہ یہ میسج دوسرے صوبوں کو نہ چلا جائے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عاطف صاحب۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بابک صاحب نے صحیح فرمایا کہ Important مسئلہ ہے یہ، ایک تو جو روایتی طور پر صوبائی آفیسرز یا جو فیڈرل گورنمنٹ کے آفیسرز ہوتے ہیں، روایتی طور پر ان میں کافی عرصے سے اس پر مسئلہ چلا آرہا تھا، جو پوسٹنگز ہوتی تھیں کہ جی اتنا پرسنٹ ان کا کوٹہ ہونا چاہیے، اتنا پرسنٹ ان کا ہونا چاہیے لیکن وہ کافی عرصے سے مسئلہ بڑھتے بڑھتے کچھ، میں خود ان کے نمائندہ وفد سے ملا تھا اور وقتاً فوقتاً ہمارے باقی بھی ممبران صاحبان Obviously وہ اپوزیشن سے بھی ملتے ہونگے، ہمارے حکومتی ارکان سے بھی وہ ملے ہیں لیکن اس میں کچھ دونوں طرف سے کچھ باتیں ایسی

ہیں کہ کچھ جائز بھی ہیں ناجائز بھی ہیں، دونوں طرف سے لیکن جوانہوں نے ہڑتال کی ہے، اس کا میں آج ہی چیف منسٹر صاحب اور چیف سیکرٹری صاحب سے ڈسکشن کرلونگا تاکہ جلدی سے جلدی یہ مسئلہ حل ہو اور حکومتی امور اس سے متاثر نہ ہوں۔ Important بات یہ ہے کہ ہمارے لئے دونوں ایک جیسے ہیں، ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں کہ جی ہم کسی ایک کی سائڈ لیں، وہ حکومت کی تنخواہ لیتے ہیں، ان کو عوام کا کام کرنا ہے تو ہم یہی کوشش کریں کہ جلدی سے جلدی یہ مسئلہ حل ہو جائے اور حکومتی کام Suffer نہ ہو اور نمبر ٹو، میڈم سپیکر! آپ کو شاید، مجھے کنفرم نہیں ہے لیکن آپ بھی پلیز اگر پتہ کرلیں کہ اس سے متعلق اسمبلی میں بھی ایک چیز تھی جو کہ ابھی فیصلہ نہیں ہوا میرے خیال میں شاید اس پر، تو اس کی بھی اگر Kindly جلدی آپ کوئی میٹنگز بلوالیں یا کچھ کرلیں تاکہ اس میں بھی اس پر ڈسکشن ہو۔

<u>Madam Deputy Speaker</u>: As for as I know and Secretary Sahib is also saying that already they had a meeting just two days back and it`s not finalize as yet. Anisa Zeb is the sort of, you know, overall in-charge, they own it.

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: ٹھیک ہے، تو بس ان کو بھی آپ کہہ دیں، وہ اگر جلدی جلدی میٹنگ کرکے اس کو Conclude کرلیں تو میرے خیال میں ان شاءاللہ تعالیٰ یہ مسئلہ جلدی حل ہو جائے گا۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Okay. Amanullah Sahib! You please, expedite the matter.

اراکین کی رخصت

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Yes. We come to the business of Assembly. First of all leave applications. Names are: Malik Riaz, MPA; Haji Abdul Haq, Advisor; Mohibullah, Special Assistant; Anwar Hayat Khan, MPA; Jamshed Khan Mohmand, MPA; Azam Khan Durrani, MPA; Meraj Bibi Humayun, MPA; Mehmood Jan, MPA; Qurban Ali, MPA; Zarin Riaz, MPA. And do you agree that leave should be granted?

(The motion was carried)

<u>Madam Deputy Speaker:</u> Leave is granted. Okay, we come to point No. 3, that is 'Panel of Chairmen'.

مسند نشین حضرات کی نامزدگی

Madam Deputy Speaker: In pursuance of the sub rule (1) of rule 14 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby nominate the following Members, in order of priority, to form a Panel of Chairmen for the current session:

1. Mr. Muhammad Arif;
2. Mr. Sultan Muhammad Khan;
3. Syed Jafar Shah;
4. Mr. Muhammad Ali Shah.

عرضداشتوں کے بارے میں کمیٹی کی تشکیل

Madam Deputy Speaker: Agenda four: In pursuance of rule 116 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby constitute a Committee on Petitions, comprising the following Members, under the Chairmanship of Dr. Mehr Taj, myself, honorable Deputy Speaker:

1. Muhammad Arif;
2. Mrs. Mehraj Hamayun;
3. Muhammad Ali;
4. Ms. Uzma Bibi;
5. Mr. Fazl Shakoor; and
6. Syed Jafar Shah.

Interruption

Madam Deputy Speaker: Point of Order(s), after the session please, let me finish, just it will take five minutes.

مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

Madam Deputy Speaker: Item No. 6: Mr. Muhammad Idrees Khan, Chairman of Standing Committee No. 10, on Finance, to please move for extension in period to present report of the Committee. Idrees Khan.

محمد ادریس: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تھینک یو، میڈم۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس قائمہ نمبر 10 برائے محکمہ خزانہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج تک توسیع دی جائے۔

Madam Deputy Speaker: The motion before the House is that extension in period for presentation of the report to the Committee may be granted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Extension period is granted.

مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No.7: Mr. Muhammad Idrees Khan, Chairman of Standing Committee on Finance, to please present report of the Committee, in the House.

محمد ادریس: تھینک یو، میڈم۔ میں اس معزز ایوان میں مجلس قائمہ نمبر10 برائے محکمہ خزانہ کی رپورٹ پیش کرتا ہوں، تھینک یو۔

Madam Deputy Speaker: The report stands presented.

مجلس قائمہ برائے ابتدائی وثانوی تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

Madam Deputy Speaker: Item No. 8: Mr. Muhammad Arif, Chairman of Standing Committee No. 26, on Elementary and Secondary Education, to please move for adoption of report of the Committee.

Mr. Shah Hussain Khan: On behalf of the Chairman.

Madam Deputy Speaker: On behalf of the Chairman, okay.

جناب شاہ حسین خان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

On behalf of the Chairman of Standing Committee No. 26, on Elementary and Secondary Education, I beg to present the report of the Standing Committee No. 26, on Elementary and Secondary Education Department, in the House, on behalf of the Chairman.

Madam Deputy Speaker: Okay, the motion before the House is that the report of the Committee may be adopted? Those who are in favour may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: 'Ayes' have it. The report is adopted. Okay, now the House is yours, any point of order, anything, you carry on now, I am here till evening, I will sit here. Okay, Uzma Bibi first, Uzma Bibi.

(تالیاں)

رسمی کارروائی

محترمہ عظمیٰ خان: بہت شکریہ، میڈم سپیکر صاحبہ۔ جس مسئلے کی طرف بابک صاحب نے یہ نشاندہی کرائی تو یقیناً جب تک آپ وہ مسئلہ حل نہیں کریں گے، اس ایوان میں بھی مسئلے کھڑے ہوتے رہیں گے۔ میڈم سپیکر صاحبہ! 2008 میں اس اسمبلی نے ایک ریزولیوشن پاس کی تھی اور اس ریزولیوشن پر پھر 2013 میں نے چیف سیکرٹری کو Reminder دیا تھا، اس کی Implementation کے لئے، پھر جناب میڈم سپیکر صاحبہ! 2016 میں پھر مجھے Reminder دینا پڑا اور میڈم! آٹھ سال ہو گئے، اس ریزولیوشن پر کوئی Implementation نہیں ہوئی ہے میڈم! اور Resolution was very simple، اس میں میڈم! نہ کوئی فنانس Involve ہے، نہ کوئی مشکل کام ہے، صرف لکھا ہے کہ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبے میں کام کرنے والی خواتین ماؤں کو ان کے کام کی جگہ پر ایسا ہال یا کمرہ مہیا کیا جائے جہاں وہ اپنے شیر خوار بچوں کو لا سکے تاکہ ماں اور بچے کا تقدس پامال نہ ہو۔ میڈم! یہ آپ کا اس میں کونسا فنانس Involve ہے؟ یہ سیکرٹریٹ ہے اسمبلی کا، اس میں اگر ایک Room as baby daycare آپ اناؤنس کرتی ہیں تو اس پہ کونسا خرچہ آئے گا حکومت کا؟ میڈم! آپ کے سیکرٹریٹ میں بہت ساری فیمیلز ہیں اور صبح سے لیکر پانچ بجے تک ڈیوٹی کرتی ہیں، تو کیا سیکرٹریٹ میں ایک Extra room نہیں ہے With attached washroom کہ وہ ان کو Allot کیا جائے؟ میڈم سپیکر صاحبہ! آپ کے ہیلتھ میں جہاں پر آپ خود بھی رہ چکی ہیں، ہیلتھ میں کتنی خواتین کام کرتی ہیں اور ان کی نائٹ ڈیوٹیز ہوتی ہیں، تو کیا اتنے بڑے ہاسپٹل میں ایک بھی کمرہ نہیں ہے کہ وہ ان خواتین کو Allot کیا جائے؟ میڈم! This is a serious issue، صرف ایک ریزولیوشن نہیں، میں آپ کو ایک دوسری مثال بھی دیتی ہوں، اسی اسمبلی نے 2015 میں ایک قرارداد پاس کی کہ ایس ایس ٹیز کو آپ گریڈ کیا جائے، میڈم! آج تک ایجوکیشن کمیٹی میں بار بار ڈیپارٹمنٹ کے سامنے میں نے یہ بات کی ہے، اس پر مجھے پراگریس بتائیں، پراگریس بتائیں Delay, delay, delaying tactics، آج تک میڈم! اس قرارداد پر بھی کوئی عمل نہیں ہوا، کیوں اتنا یہاں کا بزنس Devalue ہوتا جا رہا ہے میڈم! کیوں سیریس نہیں لیا جا رہا ہے؟ شاید یہی مسئلہ ہے جو بابک صاحب نے اٹھایا ہے کہ گورنمنٹ بیوروکریسی کو سیریس نہیں لی رہی ہے اور بیوروکریسی گورنمنٹ کو سیریس نہیں لے رہی ہے۔ میڈم! یہ کوئی ہارنے اور جیتنے والی گیم

نہیں ہے، گورنمنٹ نے اگر حکومت کرنی ہے تو بیورکریسی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، بیورکریسی نے سیٹ پر رہنا ہے تو حکومت سے تعاون کرنا ہے لیکن میڈم سپیکر! گورنمنٹ کو بہت فراخ دلی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے، اگر بیورکریسی کے اعتراضات ہیں تو ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کو حل کیا جائے۔ میڈم! بہت سارے مسائل ہیں، ہر سیشن میں ہمارا پرائیویٹ ممبر ڈےMissہو جاتا ہے، ہم نے بہت کچھ بولنا ہوتا ہے لیکن ہمیں موقع بھی نہیں دیا جاتا۔ میڈم! اخبار میں ایک افسوسناک واقعہ دیکھا پڑھا،Sorry کہ چترال میں دو بچیاں ایک پل سے گر گئیں، کیوں؟ میڈم! وہ ایک لکڑی کا پل تھا، اس کا ایک تختہ نکل گیا اور دونوں بچیاں دریا میں گر گئیں میڈم! ہمارے لئے بہت افسوس کا مقام ہے کہ چترال کے نام پر سیلاب اور زلزلے کے ٹائم پر کتنا فنڈ آیا ہے؟ اگر وہUtilizeہو جاتا تو آج یہ بچیاں دریا میں نہ گرتیں، میڈم! وہ بھی کسی کی بچیاں تھی اور ان کی ماؤں سے پوچھیں کہ ان کی کیا حالت ہو گی کہ جب ان کی بچیاں گھر آتے ہوئے دریا میں گر گئی تھیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ! Seriousness کی بات یہ بتاؤں کہ میرے علاقے دیر میں جماعت اسلامی کا راج ہے کیونکہ وہاں سے سارے ممبران جماعت اسلامی کے ہیں، وہاں کا ایک پل میڈم سپیکر صاحبہ! سیلاب کے بعد زلزلے سے تباہ ہوا ہے اور پورا علاقہ ایک گھنٹہ ٹریول کر کے لمبے راستے سے جاتا ہے لیکن آج تک حکومت نے اس پہ کوئی ایکشن نہیں لیا کہ اس علاقے کےBridgeکو دوبارہ سرے سے تعمیر کرنے کے لئے کوئی فنڈAllocateکرے، آنے والی اے ڈی پی میں اس کو ڈالے۔ میڈم! یہ یہ گورنمنٹ کی سنجیدگیاں ہیں؟ مجھے تو افسوس ہوتا ہے میڈم! کہ گورنمنٹ کن کاموں میں لگی ہوئی ہے؟ جب بیورکریسی کو آپ بزنسForwardکرتے ہیں، وہImplementنہیں کرتی تو گورنمنٹ اتنا نہیں پوچھ سکتی میڈم! کہ ہمارے بزنس کا کیا ہوا؟ اگر یہ سیچویشن ہو گی میڈم! تو ہمیں پھر بزنس بھی نہیں لانا چاہیئے۔ میڈم! میرا ایک ایک پوائنٹ میرے لئے بہتImportantہے اور مجھے امید ہے آپ نے نوٹ کیا ہو گا اور مجھے آپ کےResponseکی ضرورت ہو گی۔ تھینک یو، میڈم۔

<u>Madam Deputy Speaker</u> :Thank you, Uzma. All the points are very, very important, especially the first one کہ لیڈیز کے لئے بریسٹ فیڈنگ روم ہونا چاہیئے اور کیئر کے لئے، تو I would like that I have already told you the other day that Caucus should start action on that; I hope, you started action on that regarding the breastfeeding room in hospitals

and any other sort of you know, whether it`s the secretariat. So, Uzma Bibi! I think you will take the lead in that and you start that and we will support you and especially I will support you in that. I have given the answer No. 2, 3, 4 points; Law Minister is here or not? Law Minister and Atif Khan, I would like both of you to take No.2, 3, 4 points

<u>جناب محمد عاطف خان(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> جی میڈم، شکریہ۔ جو آنریبل ممبر نے بات کی ہے، اس کے حوالے سے کہ اس کو سیریس نہیں لیا جاتا یا پتہ نہیں آٹھ سال شاید ہو گئے ہیں اس کے کہ Implementationاس پہ نہیں ہو رہی ہے، تو مطلب میں تو تین سال کا کہہ سکتا ہوں کہ باقی پانچ سال کا تو اس سے پہلے اگر نہیں ہو رہی تھی تو یہ ہمارے کھاتے میں نہیں آسکتے لیکن جو آپ نے بالکل کلیئر کر دیا کہ Breastfeeding roomہونا چاہیئے اور ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بھی اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور باقی جو آفسز ہیں، اگر کوئی اس میں پرابلمز ہیں تو وہ بتادینگے لیکن بہرحال ہونے چاہئیں اور جلدی سے جلدی ہونے چاہئیں، وہ تو کلیئر ہے۔ جو انہوں نے چترال کی بات کی کہ فنڈز کہاں سے آئے ہیں کہاں لگے ہیں؟ تو Obviously نقصان وہاں پر بہت زیادہ ہوا تھا چترال میں، وہ تو آپ کو بھی پتہ ہے، سب کو پتہ ہے، حکومت نے اپنی طرف سے، مجھے اس وقت کو ئسچن کا پتہ نہیں تھا، میرے پاس فگرز نہیں ہیں لیکن میرے حساب سے کوئی شاید 9ارب روپے حکومت نے دیئے تھے لیکن Obviouslyنقصان اس سے بہت زیادہ ہوا ہے، جو کہ اس سال بھی جو ہم پورا کر سکتے ہیں، کریں گے لیکن نقصان اس سے بہت زیادہ ہوا تھا۔ بدقسمتی سے یہ جس پل کا ذکر کر رہی ہیں، اس سے بچے گرے ہیں تو یہ نہیں کہ فنڈ نہیں لگا یا حکومت نے، توجہ نہیں دی یا حکومت نے پیسے نہیں دیئے لیکن Obviously magnitudeبہت زیادہ تھا اور وسائل کم ہیں تو اس حساب سے دیئے گئے تھے اور آخری پوائنٹ مجھ سے Missہو گیا کہ آخری پوائنٹ یہ کیا کہنا چاہ رہی تھیں۔۔۔۔

<u>Madam Deputy Speaker:</u> It was the sort of, I shouldn't say the fight, interaction between the bureaucracy, the government and the C.S.S. and you know other groups.

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> وہ تو میڈم! میں نے جیسے آپ کو بتایا کہ ایک تو وہ 'کولڈ وار' تو چلتی رہتی ہے، بیوروکریسی میں بھی جو فیڈرل سروسز کے ہیں اور جو پراونشل سروسز کے ہیں، ان کا آپس میں تھوڑا بہت

چلتا رہتا ہے، Politiciansاور بیور کریسی کا آپس میں چلتا رہتا ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ جی یہ کام ہم نے کرنا ہے، وہ کہتے ہیں کہ Clear line drawn نہیں ہوتی تو اس وجہ سے وہ پرابلم، تو میں اگر کہوں کہ جی نہیں ہے تو یہ پرابلم جب سے ہے، وہ تو تھوڑا بہت ہر جگہ پہ ہر دور میں یہ ہوتا رہا ہے کہ جی بیور کریسی اور Politiciansکا آپس میں ایک سلسلہ لگا رہتا ہے کہ جی ہمارے اختیارات ہیں، وہ کہتے ہیں ہمارے اختیارات ہیں، تو اس حکومت میں کوئی ایسی بات نہیں کہ کوئی زیادہ ہے، تھوڑے بہت مسئلے مسائل، جس طرح پی سی ایس کا اور ان کا آپس میں ہے، وہ میں نے پہلے کلیئر کر دیا تھا کہ ان شاءاللہ تعالیٰ وہ مسئلہ جلدی حل ہو جائے گا۔ تھینک یو جی۔

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم سپیکر صاحبہ! میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں سی اینڈ ڈبلیو کے حوالے سے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس عظمیٰ بی بی، یہ آن کر دیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم سپیکر صاحبہ، سی اینڈ ڈبلیو کے Regarding وہ Bridgeکا کہا تھا کہ ہمارے علاقے کے لئے ایک شارٹ راستہ ہے، بائی پاس کا تھا، خزانہ بائی پاس اس کو کہتے ہیں اور اسی راستے سے افکاری صاحب بھی گزرتے ہیں اور سراج الحق صاحب بھی گزرتے ہیں لیکن وہ ایک گھنٹے کا لمبا چکر لگاتے ہیں لیکن اس Bridgeپر کوئی کام نہیں شروع ہوا ابھی تک، میڈم! Kindlyاگر اس پہ سی اینڈ ڈبلیو یا کہیں سے کوئی رسپانس مل جائے تو مہربانی ہوگی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یس، عاطف۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی، تو اگر مجھے Specificبتادیں کہ کونسی جگہ ہے؟ تو میں ان سے بات کر لیتا ہوں اکبر ایوب صاحب سے، Specifically آپ بتادیں کہ کونسی جگہ ہے؟

محترمہ ڈپٹی سپیکر: عظمیٰ بی بی، یہ نام ذرا بتادیں ان کو۔

محترمہ عظمیٰ خان: میڈم! یہ ہے دیر لوئر میں خزانہ بائی پاس۔

Madam Deputy Speaker: Regarding Chitral, Fozia Bibi, can you please throw light on that, the Chitral problem.

محترمہ فوزیہ بی بی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میڈم! عظمیٰ میڈم نے جس بات کا ذکر کیا ہے کہ دو بچیاں کل دوپہر کو میرے خیال میں وہ پل کراس کرتے ہوئے دریا میں گر گئیں، سب سے پہلے میں ان کے ساتھ، ان

کی فیملی کے ساتھ تعزیت پیش کرتی ہوں، جس طرح عاطف صاحب نے کہا کہ گزشتہ سیلاب میں اور زلزلے کے بعد چترال کو بہت سارا فنڈ Allocate ہوا ہے، Again وہی بات ہے کہ کچھ ڈیپارٹمنٹس کی وجہ سے کام ابھی تک پینڈنگ پڑا ہے، کچھ پولیٹکل، جو وہاں پہ ابھی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بنی ہے، ان کی وجہ سے بھی، لیکن صوبائی گورنمنٹ اپنی ذمہ داری سے غافل نہیں تھی، اسی ٹائم پہ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب وہاں پہ گئے تھے، وہاں پہ جو Damages کا تخمینہ لگایا گیا ہے، وہ کوئی پندرہ ارب کے قریب ہے اور آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ نان اے ڈی پی میں بھی بہت ساری جو سکیمز ہیں وہاں پہ، وہ Approved ہوئی ہیں، جہاں پہ سینی ٹیشن کے، پبلک ہیلتھ کے، Bridges سارے، لیکن چونکہ ایک بڑے لیول کا Disaster تھا تو اس کو Manage کرنے میں تھوڑا سا ٹائم لگے گا اور یہ جو میڈم عظمیٰ نے بات کی ہے، وہ ویلی کے اندر ہے، تو وہ جو جہاں پہ Jeep-able bridges نہیں ہیں، وہ ویلی کے اندر ہیں، I wish کہ وہ جو چیزیں ہیں، جتنا بھی پیسہ وہاں پہ پڑا ہے، اس کو ان ٹائم In time utilize کریں۔ میں عاطف صاحب سے بھی میں گزارش کرونگی کہ وہاں پہ یہ چیز ابھی چل رہی ہے چترال کے اندر، ابھی بھی وہاں پہ Rehabilitation کے نام پہ جتنا بھی پیسہ گیا ہے، کنسرنڈ ایم پی ایز اور ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے درمیان وہ چیزیں ابھی بھی چل رہی ہیں کیونکہ ایم پی ایز اپنی سکیم دینا چاہتے ہیں اور جو ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ہے، وہ یہ سمجھتی ہے کہ ہم اپنی طرف سے سکیمز دینگے، تو پیسہ ابھی بھی وہاں پہ پڑا ہے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے پاس، میں عاطف صاحب سے میں گزارش کرونگی اور سی ایم صاحب سے بھی اس فورم کے تھرو میں گزارش کرونگی کیونکہ ابھی دوبارہ موسم چینج ہو رہا ہے، ابھی سے دریاؤں میں پانی زیادہ ہو گیا ہے، طغیانی بڑھ رہی ہے تو کام کو ذرا Expedite کریں لیکن یہ بات نہیں ہے کہ کام وہاں پر نہیں ہوا، کام still وہاں پر ہوا ہے، بہت سارے Bridges سیلاب کے بعد اور زلزلے کے بعد ان کو ایمرجنسی طور پہ بحال کیا گیا تھا لیکن یہ ٹائم لے گا لیکن گورنمنٹ سنجیدگی سے وہاں پہ کام کر رہی ہے اور اس کے علاوہ اگر کوئی Disaster کے حوالے کیونکہ بہت زیادہ ڈسکشن ہوتی ہے کہ صوبائی گورنمنٹ چترال کے مسائل کو حل کرنے میں سنجیدگی کا مظاہرہ نہیں کرتی، میں صرف اتنا Mention کرونگی کہ زلزلے کے بعد بھی صوبائی گورنمنٹ کے تقریباً دو ارب 19 کروڑ روپے وہاں پہ لگے ہیں اور سینی ٹیشن کی سکیمز بھی Approved ہوئی ہیں اور پبلک

ہیلتھ کی بھی ہوئی ہیں، سی اینڈ ڈبلیو کی سکیم بھی Approve ہوئی ہیں تو گورنمنٹ اپنی طرف سے پوری کوشش کررہی ہے لیکن ویلی کے اندر یہ جو چھوٹے مسائل ہیں، وہ Still وہاں پہ ہیں۔ تھینک یو، میڈم۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میں سمجھتی ہوں یہ دوبارہ لکھیں۔ Sorry, before you say anything, will you please pass on message to C.M Sahib, whatever she said and you can say something?

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں کچھ کہنا چاہتا ہوں، ایک تو بالکل انہوں نے جو کہا ہے، یہ بھی ان سے بات کرلیں کہ جواس کا مسئلہ ہے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا، اس کی چیف منسٹر کو کہا کہ ایک میٹنگ بلوالیں گے، چترال کے جتنے بھی Administrative وہ ہیں یا ایم پی ایز ہیں یا جو ناظم ہیں تاکہ جو مسئلے ہیں، وہ حل کرادیں۔ دوسرا وہاں پر ایک پاور پراجیکٹ تھا جو کہ سیلاب میں تباہ ہو گیا تھا اور اس سے ہزاروں گھروں کو بجلی جاتی تھی، تو ہمارے انرجی ڈیپارٹمنٹ کا ایک پراجیکٹ تھا کوئی بیس کروڑ روپے کا، اور کوئی تقریباً تین ہزار کے قریب گھر تھے جو کہ سولر سسٹم سے بجلی سپلائی ہونا تھی ان گھروں کو، تو وہ ہم نے Emergency basis پہ وہاں پر شفٹ کیا اس کو چترال ضلع کے لئے تو اس پہ کام شروع ہے تو ان شاءاللہ تعالیٰ تین ہزار گھروں کو سولر انرجی وہاں پہ سپلائی کرینگے ہم، Independent وہ ہے، ایک ایک گھر کو ایک ایک Equipment دیا جائے گا، تقریباً تین ہزار گھروں کو دیا جائے گا اور بیس کروڑ روپے کا پراجیکٹ ہے، تو کچھ نہ کچھ ہم نے Facilitate کرنے کی کوشش کی ہے لیکن بہر حال جیسا میں نے پہلے کہا کہ اس کو ضرورت زیادہ تھی تو اس دفعہ بھی کچھ نہ کچھ فنڈ دینگے تو مسئلہ کافی حد تک بہتر ہو جائے گا جی۔ تھینک یو۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: پوائنٹ آف آرڈر، میڈم سپیکر صاحبہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: نہیں، پوائنٹ آف آرڈر۔ .Okay, regarding this, okay، ہاں ہاں بالکل کہیں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر صاحبہ! میں آج ماشاءاللہ نئے خیبر پختونخوا کی اسمبلی کی حالت دیکھ کر بالخصوص حکومت اور وزراء صاحبان کی دلچسپی دیکھ کر میں چیئرمین تحریک انصاف صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ نئے خیبر پختونخوا کی یہ حالت ہے (تالیاں) جناب سپیکر صاحبہ! میرے حلقے میں ایک واقعہ ہوا ہے، میں وہ حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے جب یہ حکومت

معرض وجود میں آئی تھی تو یہاں پہ اعلان کیا گیا تھا کہ ہم پٹواریوں میں، تھانوں میں اور صوبے کے دوسرے جتنے بھی محکمہ جات ہیں، ان میں کرپشن کا خاتمہ کرینگے، تو لوگ بہت خوش ہوئے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ کسی طریقے سے ہماری جان چھوٹ جائے لیکن جناب سپیکر صاحبہ! یہ گزشتہ ڈیڑھ مہینے کی یا مہینے کی بات ہے، میرے اپنے حلقے میں S.O / Settlement Officer نے کوئی تین چار پٹواریوں کو ٹرانسفر کیا ہے، تو جب ٹرانسفرز ہو گئی ہیں اور اس نے لوگوں سے یہ کہا ہے ان پٹواریوں سے کہ مجھے کنسرنڈ ایم پی اے نے کہا تھا تب میں نے یہ ٹرانسفرز کی ہیں جبکہ میرے علم نوٹس میں یہ بات نہیں تھی اور میں نے اس سے کہا ہے کہ آپ نے ایک تو ٹرانسفریں کر دی ہیں لوگوں کی اور دوسرا پھر میرا نام اوپر سے شامل کیا ہے، تو اس نے کہا ہے کہ جی بس میں واپس کر لیتا ہوں اور اس نے وہ ٹرانسفرز واپس نہیں کیں۔ میں نے یہ بات ڈی ایل آر کے نوٹس میں لائی اور مجھے جو معلومات ملی تھیں، میں نے بالکل انہی معلومات کے مطابق اس کے نوٹس میں لایا کہ SO نے پیسے لے کر، رشوت لے کر پٹواریوں کی ٹرانسفرز کی ہیں تو آپ اس کا نوٹس لیں، DLR نے اس کا نوٹس لیا، وہ آرڈرز کینسل کئے۔ میڈم سپیکر صاحبہ! حیرانگی کی ایک بات میں آپ کو بتاتا ہوں، جو Application میں نے دی ہے DLR کو، اس نے اپنے سٹاف کو مارک کی ہے۔ اس میں اس نے پانچ آدمی، پٹواری بھرتی کئے ہیں جو پٹوار کا کورس جنہوں نے کیا ہوا تھا، ان میں حویلیاں کے بچے بھی تھے، ایبٹ آباد کے بھی تھے، ہری پور کے بھی تھے لیکن اس نے ان تین چار اضلاع کو چھوڑ کر باہر سے کئے تھے، وہ درخواست بھی میں نے اس کو دی تھی، DLR صاحبہ کو، اس نے اپنے سٹاف کو وہ درخواست مارک کی۔ جب ایک ہفتے کے بعد میں نے اس سے پوچھا تو وہ درخواست اس کے سٹاف نے غائب کر دی تھی، میں نے اس کو کہا کہ میری درخواست کہاں گئی ہے؟ تو مجھے اس نے انتہائی لاچاری سے یہ جواب دیا کہ میرا یہ جو سٹاف ہے، اس نے ایس ایم بی آر کو بھی یہاں سے بھگایا ہے اور میری کوئی بات نہیں سنتا۔ سپیکر صاحبہ! میں منسٹر صاحب کے پاس گیا، اس کو جا کر یہ ساری بات میں نے بتائی، میں نے کہا کہ اس طرح SO حویلیاں نے ایبٹ آباد نے ناجائز، بغیر Tenure پورا ہوئے پٹواریوں کی ٹرانسفرز کی ہیں اور میرے نوٹس میں یہ ہے کہ اس نے رشوت لے کر کی ہیں، آپ مہربانی کر کے یہ ٹرانسفریں کینسل کروائیں۔ مجھے منسٹر صاحب نے ڈی او لیٹر دیا، اپنے ہاتھ سے لکھا کہ یہ SO کو پہنچا دیں، وہ کینسل کر دے گا۔ جب میں نے وہ لیٹر اس کو پہنچایا تو اس نے

وہ ٹرانسفریں کینسل نہیں کیں اور دوبارہ جب میں نے منسٹر صاحب سے رابطہ کیا تو منسٹر صاحب نے مجھے یہ جواب دیا کہ میرے پاس پی ٹی آئی کے کچھ لوگ آ گئے تھے، یہاں پر، پٹواری کو ساتھ لے کر، تو میں مجبور ہوں، اس لئے یہ ٹرانسفرز میں کینسل نہیں کر سکتا، میں خاموش ہو گیا، میں نے کہا ٹھیک ہے کہ اگر پی ٹی آئی کے لوگ آپ کو مجبور کرتے ہیں ٹرانسفر کروانے کیلئے تو میرا اس میں کوئی نہیں، میرا کام تھا کہ میں آپ کے نوٹس میں لاتا۔ پھر میں نے ایس ایم بی آر صاحب سے کہا کہ یہ جو لگے ہیں بندے، اگر یہ کرپشن کریں گے تو ذمہ داری ڈیپارٹمنٹ کی ہو گی۔ سپیکر صاحبہ! ایک ہفتہ پہلے وہی پٹواری جن کی اس نے ٹرانسفریں کی ہیں، میں نے اپنے مقامی، میرے ایبٹ آباد کے جو منسٹر صاحبان ہیں، قلندر خان لودھی صاحب، مشتاق غنی صاحب، سردار ادریس صاحب کے نوٹس میں میں نے لایا ہے، میں نے کہا یہ آپ لوگوں کی حکومت کی بدنامی ہو گی، انہوں نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔ پچھلے ہفتے کی بات ہے، اسی پٹواری نے انتقال درج کرنے کیلئے، سپیکر صاحبہ! یہاں پر منسٹر تو کوئی ہے نہیں، آپ سے میں بات کرتا ہوں، پٹواری نے انتقال درج کرنے کیلئے پچاس ہزار روپیہ رشوت لی اور جس آدمی سے رشوت لی، اس نے اینٹی کرپشن کے لوگوں کو، ڈی ایس پی کو بلا کر اس کے اوپر چھاپا پڑوایا اور بیس ہزار روپیہ اس سے پکڑا گیا، رنگے ہاتھوں وہ وہاں پر رشوت لیتے ہوئے گرفتار ہوا۔ جناب سپیکر صاحبہ! اب اس ساری روئیداد بیان کرنے کا مطلب یہ ہے کہ میں نے ایس ایم بی آر صاحب کے بھی نوٹس میں لایا، منسٹر صاحب کے بھی نوٹس میں لایا، جتنے مجاز افسران تھے، میرا حق تھا، میں اس حلقے سے نمائندگی کرتا ہوں اور کوئی غلط چیز ہو تو حکومت کے نوٹس میں لاؤں، نہ تو منسٹر صاحب نے کوئی ایکشن لیا نہ ایس ایم بی آر صاحب نے ایکشن لیا۔ اب میری یہ گزارش ہے سپیکر صاحبہ! آپ سے کہ جس پٹواری نے انتقال درج کرنے کیلئے پچاس ہزار روپے رشوت لی، وہ Arrest ہوا، اس کے ساتھ SO کو بھی Arrest کیا جائے، ایس ایم بی آر کو بھی Arrest کیا جائے اور ریوینیو منسٹر کو بھی Arrest کیا جائے۔ اگر رشوت کا آپ خاتمہ کرتے ہیں تو پھر اس طریقے سے اس کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔ اگر میں نوٹس میں نہ لاتا، میری کوئی اس میں ذاتی دلچسپی نہیں تھی، میں نے اس لئے لایا ہے کہ حکومت کا ایک نعرہ ہے کہ ہم پٹواروں سے کرپشن ختم کریں گے، تمام محکمہ جات سے کرپشن ختم کریں گے، میں نے کہا مجھے ثواب مل جائے گا اگر حکومت نے اس کے اوپر کوئی نوٹس لیا، حکومت نے بجائے نوٹس لینے کے الٹا اس

کی حوصلہ افزائی کی۔اب جناب سپیکر صاحبہ !اس معاملے کی میں آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ اس کے اوپر رولنگ دیں گی تاکہ آئندہ کسی کو جرات نہ ہو کہ وہ کسی غریب آدمی سے انتقال درج کرنے کیلئے وہ رشوت لے سکے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔بہت Important Issue ہے، قلندر لودھی صاحب اور مشتاق غنی صاحب دونوں نے اس پر بات کرنی ہو گی And then I would like to have a committee, under the supervision of Qalandar Lodhi Sahib and Mushtaq ghani Sahib، دونوں میں سے ایک، And then Two people from the treasury and two people from the opposition, there should be a committee and you should work on that، آپ کچھ بتائیں گے اس کے متعلق پلیز، کچھ پتہ ہے آپ کو؟

محمد عاطف خان(وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جی شکریہ، میڈم۔میں پہلے کام کی بات کرلیتا ہوں، پھر اس کے بعد خیر ہے تھوڑی سی وہ بات بھی کرلوں گا۔کام کی بات یہ ہے کہ نلوٹھا صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ کرپشن کو حکومت نے، ایک کمٹمنٹ ہے کہ ختم کرنا ہے، کم کرنا ہے ان شاءاللہ تعالیٰ لیکن جو پٹواریوں کا مسئلہ ہے، ان کو یہ پتہ ہو گا کہ سینکڑوں پٹواری اس صوبے میں گرفتار ہوئے، ان کے خلاف ایکشن لیا گیا لیکن ابھی بھی اس میں مسئلے آرہے ہیں، یہ ایک حقیقت ہے کہ وہاں پر مسئلے آتے ہیں، اس کیلئے حل، ایک تو شارٹ ٹرم حل ہے، ایک 'پرمنٹ' 'Permanent' حل ہے۔شارٹ ٹرم تو یہ ہے کہ ان کے اوپر سختی کی جائے، ان کے اوپر جہاں سے شکایت آتی ہے، اس کے اوپر کوئی عمل درآمد کیا جائے۔لانگ ٹرم حل ہے اس کا، جو لینڈ ریوینیو ریکارڈ ہے، اس کی کمپیوٹرائزیشن، وہ ایک پراسیس شروع ہے۔پہلے ضلع تھا مردان، وہ شروع ہوا، اس میں غلطیاں ہیں، Obviously جو بھی کام شروع ہوتا ہے، جس طرح نادرا کا For example اگر ریکارڈ کمپیوٹرائز ہونا تھا تو سٹارٹ میں بیٹے کی جگہ باپ کا نام لکھ دیا جاتا تھا، کسی اور کام میں غلطیاں آتی ہیں، ہر ایک کام جب پہلی دفعہ ہوتا ہے تو بہت، مطلب زمانے کا کام تھا تو وہ شروع کیا گیا، اس میں غلطیاں ہیں۔اب اس میں اسپیشلی چیف منسٹر صاحب نے میٹنگ چیئر کی اور ہم نے یہ کمٹمنٹ کی کہ جب تک ہم اس سے غلطیاں نہیں نکالتے، باقی ضلعوں میں شروع نہیں کریں گے حالانکہ تقریباً سات

ضلعوں کا کمپیوٹرائز ہو گیا ہے لیکن جب تک اس کا Teething problem ختم نہیں ہوتا، جب تک وہ شروع کے مسائل حل نہیں ہوتے،اس وقت تک ہم آگے اس کو لے کر نہیں جا رہے، تو 'Permanent' حل اس کا کمپیوٹرائزیشن ہے اور شارٹ ٹرم میں جو سختی ہے، وہ ہے نلوٹھا صاحب جس طرح کہہ رہے ہیں لیکن ایک چیز میں ان سے، یہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے منسٹر صاحب سے بات کی یا جس سے بھی بات کی، ایک چیز کی میں ان سے کمٹمنٹ کرتا ہوں یہاں پر، کہ جو بھی پٹواری ہو گا اس کے خلاف، ابھی ایس ایم بی آر کو میں کہوں گا، وہ Full-fledged Enquiry کرے گا اور چاہے اس میں پی ٹی آئی کے کوئی شامل ہوں، جو بھی ہو، اس کے ساتھ کوئی گزارہ نہیں کریں گے کیونکہ ہم نے پٹواریوں کی سیاست نہیں کرنی، اگر اس کا قصور ہو گا، بالکل یہ نلوٹھا صاحب بھی آئیں گے اس میں، اپنا جو پوائنٹ آف ویو ہے، وہ پیش کریں گے اور میرے خیال میں ایس ایم بی آر جو ہیں آنریبل آدمی ہیں، Integrity والے آدمی ہیں، وہ کسی پٹواری کو نہیں بچائیں گے، اگر اس کی غلطی ہے تو اس کو ضرور سزا دی جائے گی، یہ میری ان سے کمٹمنٹ ہے، فلور آف دی ہاؤس پر ان شاءاللہ تعالیٰ۔ جو انہوں نے اس کی پھر بات کی کہ جی فلاں کو بھی Arrest کر لیں یا ان کو بھی Arrest کر لیں تو میرے خیال میں یہی کمٹمنٹ کافی ہے، یہ مجھے بتادیں کہ اگر ان کی حکومت میں کبھی پٹواری کی رشوت پر منسٹر وہ ہوا ہو یا جو روزانہ کونسے صوبے میں کیا کیا ہوتا ہے؟ تو مطلب منسٹر کو Arrest کرنا اور یہ، تو مطلب عجیب سی بات ہے، ان کی جو انکوائری ہے، وہ میں کمٹمنٹ کرتا ہوں وہ پوری ہو جائے گی اور دوسری بات انہوں نے، ان کا شکریہ کہ انہوں نے خان صاحب کو مبارکباد دی نئے خیبر پختونخوا پر، لیکن میری بھی ان سے ایک ریکویسٹ ہے کہ شہباز شریف صاحب نے کئی دفعہ کہا تھا کہ جی میں نے چھ مہینے میں بجلی کا مسئلہ حل نہ کیا تو میرا نام بدل دیں، پھر میں نے دس سال میں حل نہ کیا تو میرا نام بدل دیں، تو میری ان سے ریکویسٹ ہو گی کہ شہباز شریف صاحب کیلئے یہ بھی کوئی نام Suitable-Suit سا کر کے ہمیں بتادیں۔ شکریہ جی۔

(شور)

__محترمہ ڈپٹی سپیکر:__ Just, just، مجھے بات کرنے دیں then I will, thank you very much, Atif، آپ نے میرا کام بہت آسان کر دیا Because I was going to make a committee, so this is better than the committee that you will talk to

the SMBR, so this will be the quickest way, I think یہ جوانہوں نے کی ہے اور

اب Lodhi Sahib wants to reply. Yes, Qalandar Lodhi Sahib.

<u>قلندر لودھی (مشیر خوراک)</u>: شکریہ میڈم۔ نلوٹھا صاحب میرے بھائی ہیں، بڑی اچھی باتیں بھی کرتے ہیں لیکن انہوں نے جو فرمایا کہ میں نے منسٹروں کے علم میں لایا، ایک راستے سے جاتے جاتے ایک بات کرنا، شاید اس کی اتنی اہمیت نہیں ہوتی۔ انہوں نے میرے ڈیپارٹمنٹ کی ایک بات کی تھی، شروع میں جب مجھے منسٹری ملی تو ان کے حلقے میں تو انہیں پتہ ہے اس دن کو انہوں نے مجھے اس کا شکریہ بھی ادا کیا اور یہ Buck up بھی کیا کہ میں نے Within days اس آدمی کو وہاں سے Remove کیا اور اس کو ایسی سیٹ پر میں نے بٹھایا جہاں وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا اور یہاں یہ کہنا کہ پی ٹی آئی گورنمنٹ میں چینج نہیں آئی، یہ غلطی ہو گی، یہ نا انصافی ہو گی۔ یہ اس سے پہلے جو گورنمنٹ تھی ان کی Quarter, quarterly صوبے تک چیزیں پہنچتی تھیں، نیچے سے لے کر اوپر تک آتی تھیں، اب مجھے کوئی بتائے کہ صوبے میں کوئی چیز آتی ہے؟ اس میں منسٹر تک ساری بات جاتی تھی، اب کوئی بتائے کہ مجھے منسٹر کسی کے پر، کسی نے کیا ہے؟ یہ گورنمنٹ تو اتنی صاف شفاف کام کر رہی ہے کہ اپنے منسٹروں کو اس نے نہیں بخشا، ان کو Unseated کیا ہے، ان کو Behind the bar کیا ہے، تو یہ کہنا کہ یہ فرق ہے یا نہیں ہے؟ اچھی بات کرتے ہیں، انہوں نے بڑی اچھی یہ بات کی پٹواری کی، SO جو ہے وہ Competent آدمی نہیں ہے، وہ جو وہاں ایبٹ آباد میں لگا ہوا ہے، اس نے پچھلے ہفتے میرے ساتھ میٹنگ بھی کی تھی، وہ بالکل ایسا آدمی ہے، اس سے آدمی بات کچھ اور کرتا ہے وہ جواب کچھ اور دیتا ہے۔ میں نے اس سے بات کی کہ آپ نے میرے حلقہ شیر وان میں یہ سیٹلمنٹ کا کام نہیں شروع کیا، وہ کہتا ہے کہ مجھے ڈی سی نے منع کر دیا ہے اور اس نے ابھی تو یہ کہہ دیا ہے کہ دس سال اور لگ جائیں گے، وہ ایسی باتیں کر رہا ہے کہ بالکل کنفیوز، تو اس کا میں پہلے بھی نوٹس میں لایا ہوں اس آدمی کا، تو ٹھیک ہے نلوٹھا صاحب نے جو بات کی، بالکل ٹھیک کی لیکن یہ ہے کہ کرپشن کو تو بہت بڑا فرق لگا ہے، یہ اگر کوئی کہے کہ کرپشن کو فرق نہیں آیا تو یہ زیادتی ہو گی۔ باقی جو آپ نے کمیٹی Constitute کی ہے، ہم کوشش کرتے ہیں کہ اس کو Thrash out کرتے ہیں، یہ جو بھی اس میں ہو گا، ہم اس کو کریں گے اور کچھ عاطف صاحب نے جواب دے دیا، میرے خیال میں نلوٹھا صاحب

مطمئن ہو گئے ہوں گے۔ جو بھی ہماری بات ہوتی ہے، ہماری ایک جوائنٹ وینچر قسم کی، ہم نے اپوزیشن کو کبھی یہ نہیں دیکھا کہ یہ اپوزیشن بنچز پر ہے، ہم تو ایسے کرتے ہیں جیسے ایک فیملی اور خاص کر ہمارے ہزارہ میں اور خاص کر ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ میں ہم تو ایک پیج پر بیٹھتے ہیں اور جو بھی باتیں ہوتی ہیں وہاں ایک جگہ Settle کرتے ہیں، جس طرح بھی ہمارے مسائل ہوتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں دیکھیں سپیکر صاحب گئے ہیں، ہم سب ایک جگہ بیٹھے ہیں، آپ نے دیکھا ہم کو، جو بھی ہوتا ہے، تو یہ انشاء اللہ انہوں نے جو باتیں آج کی ہیں فلور آف دی ہاؤس پہ، اس میں جو کمی بیشی آئیگی، ہماری ذمہ داری ہے، انشاء اللہ ہم اس کو کریں گے، انشاء اللہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ ستار صاحب، ستار صاحب، پلیز۔ ان کا مائیک آن کر دیں۔ نلوٹھا صاحب! ستار صاحب نے آپ سے پہلے ہاتھ اٹھایا تھاBack پر۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ، میڈم سپیکر۔ میں آج پورے صوبے میں ہیلتھ کے حوالے سے ایک مسئلہ اس ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، مجھے امید ہے کہ ہاؤس اس پر غور کرے گا اور آپ اس کی رہنمائی کریں گی اور ہمارے اس قومی مسئلے کا کوئی حل تجویز کریں گی۔ میڈم سپیکر! ہمارے صوبے میں جو بنیادی مراکز صحت، جس میں سول ڈسپنسریز، بی ایچ یوز اور رورل ہیلتھ سنٹرز، آر ایچ سیز غالباً صوبے کے دور دراز علاقوں کی 75 پرسنٹ آبادی میں ہیلتھ کی سہولیات انہی Basic بنیادی مراکز سے مہیا ہوتی ہیں۔ تین سال قبل صوبائی حکومت نے، آپ کی توجہ چاہوں گا میں پورے ہاؤس کی، تین سال قبل صوبائی حکومت نے ایک پالیسی دی جس میں ہمارے سدرن ڈسٹرکٹس اور نادرن ڈسٹرکٹس جتنے ہیں، ان کو مختلف آرگنائزیشن کو ایک معاہدے کے تحت حوالہ کر دیا جس میں غالباً بجٹ جو تھا وہ ورلڈ بنک کا تھا اور اس میں صوبے میں ایک بہت بڑا حصہ بجٹ کا، انہی این جی اوز کو یا ان So called organizations کو جن میں Integrated Health Services کے نام سے ایک آرگنائزیشن ہے، ہمارے تمام بنیادی مراکز صحت کے جو ادارے ہیں ہمارے ہیلتھ میں، انہوں نے بجٹ سمیت وہ اپنے ذمے لیا اور یہ بات میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ وہ این جی اوز، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ان سے فارغ ہوا، انہوں نے اپنے اپنے اضلاع میں آ کر دو مہینے کام کیا، بجٹ سمیت سارا غبن کر کے ان تمام اضلاع سے وہ بھاگ گئے ہیں، تین سال سے، یہ بات میں سیکرٹری ہیلتھ کے

نوٹس میں لایا تھا، باقاعدہ اس پر Application دی تھی۔ پورے کوہستان کی حد تک میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کسی بھی سول ڈسپنسری میں، کسی بھی بی ایچ یو میں، کسی بھی رورل ہیلتھ سنٹر میں نہ ڈاکٹر ہے، نہ میڈیسنز ہیں، نہ Equipment ہے، نہ بجٹ ہے اور یہ میرے اندازے کے مطابق خیبر پختونخوا صوبے کی تاریخ میں سب سے بڑا اسکینڈل ہے اور میری اس بات کی تائید میرے خیال میں باقی شانگلہ کے لوگ بھی کریں گے، بٹگرام کے لوگ بھی کرینگے، جنوبی اضلاع کے لوگ بھی کرینگے، تو اس وقت پورا صوبہ لاوارث ہے، ان بیسک ہیلتھ یونٹس کا کوئی والی/وارث نہیں ہے۔ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہم جاتے ہیں، منسٹر سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ابھی تک پالیسی نہیں بنی ہے۔ تو این جی اوز نے کیا کر دیا جنہوں نے اربوں کا، کروڑوں کا بجٹ تین مہینے کے اندر ضائع کر کے وہ دیوالیہ ہو گئے، وہ بھاگ گئے، اب ہم ہر ضلع میں ڈی ایچ او کے آفس سے رابطہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ نہ ہمارے پاس ہے یہ بیسک ہیلتھ یونٹ، ان اداروں کے پاس ہے، وہ بھاگ گئے ہیں، اب صوبائی حکومت کوئی پالیسی دیگی تو اس کے بعد یا ہمارے حوالے کرینگے یا کسی اور آرگنائزیشن کو دینگے تو وہ چلائیں گے، میں یہ بات پولیٹیکل سکورنگ کیلئے بھی نہیں کرتا ہوں، میں سچی بات کرتا ہوں، آپ یقین کریں میڈم سپیکر! میں کوہستان کے تقریباً کوئی 137 بیسک ہیلتھ یونٹس ہیں، ہمارے مختلف اس میں، ایک ہسپتال میں تین سالوں سے ہمارے مریض کیلئے ڈسپنسریوں میں ٹیبلٹس نہیں ملتی ہیں، ڈاکٹر تو دور کی بات ہے، لہذا اس فراڈ کو، میں نے سیکرٹری ہیلتھ کو کہا تھا کہ اس فراڈ کو ہمیں Sort out کرنا چاہیئے کہ یہ کیا فراڈ ہوا ہے ہمارے ساتھ، یہ کس آرگنائزیشن کے لوگ تھے؟ کہنے والے بہت کچھ کہتے ہیں لیکن وہ بات میں واضح طور نہیں کہنا چاہتا ہوں کیونکہ مناسب نہیں ہوگا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پیچھے بہت بڑے ہاتھ تھے، اس کے پیچھے جہانگیر ترین تھا، اس کے پیچھے جہانگیری انصاف تھا، میں ذاتی طور پر اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ اس کے پیچھے کوئی بہت بڑا ہاتھ ہے جس نے ہمارے صوبے کے تمام ہسپتالوں کو جو بنیادی مراکز صحت ہیں، ان کو تین سال سے لاوارث بنایا، ان کا بجٹ ضائع کر دیا، ورلڈ بنک کا پیسہ تھا، وہ بجٹ ضائع ہوا ہے اور ہمارے ادارے بالکل تباہی کے مرحلے میں ہیں۔ میں گزارش کرونگا اس ہاؤس سے، یہ کوئی پولیٹیکل بات نہیں ہے، اس پر سوشل میڈیا میں بھی بات آئی ہے، اس کی انکوائری کی جائے کہ وہ انٹیگریٹڈ ہیلتھ سروسز والے کون تھے، غالباً جو میرے ضلع میں آئے تھے تو وہ شروع میں بڑے

داڑھی والے لوگ تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ ہم سندھ سے ہیں، سندھ سے آئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح پی پی ایچ آئی کے نام سے میرے خیال میں جنوبی اضلاع میں ہیں، تو اس چیز کا میں نے کہا کہ مناسب سا یہ فورم اور ہم سب بیٹھ کر ایک حل نکالیں، خدارا کوہستان سے ایک مریض آپ یقین کریں جس کو معمولی سا وہ ہو جائے، اس کو ہم نے کمپلیکس لے کے آنا ہے، تین سال سے امیر حیدر ہوتی کے دور میں ہمارا ڈی ایچ کیو مطلب اس پر کام شروع ہوا تھا، اب تھرڈ ڈویژن پر میں وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش کی کہ اس کو کمپلیٹ کرائیں، دس پرسنٹ کام رہ گیا ہے، اس کیلئے سٹاف دیں لیکن تین سال سے اس پر کام نہیں ہو رہا ہے، سی اینڈ ڈبلیو اس پر کام نہیں کر رہا ہے اور دوسری بات ایجوکیشن کے حوالے سے میں نے گزارش کی تھی، بڑی مشکل سے میں نے ایک ڈگری کالج بنایا اپنے حلقے میں، دو سال سے میں منسٹر صاحب، مشتاق غنی بھائی کے پاس کوئی اٹھارہ بار گیا ہوں میڈم سپیکر! اٹھاہ بار گیا ہوں، میں ڈائریکٹر کے پاس کوئی بیس بار گیا ہوں، سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کے پاس کوئی میرے خیال میں تیس چالیس بار گیا ہوں اور اس بات کی تائید مشتاق غنی بھائی بھی کریگا، انہوں نے ایک ہفتے کا ٹائم دیا تھا، ایک بڑی مشکل سے بڑے شوق سے میں نے ڈگری کالج بنایا تھا، دو سال سے وہ خالی پڑا ہے، اس میں پوسٹیں بھی سینکشن کرا کے میں نے سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کے ہاتھ میں دے دی ہے کاپی، لیکن پوسٹنگ نہیں ہو رہی ہے سٹاف کی، تو منسٹر صاحب نے اس کا سات دن کا ٹائم دیا تھا، دو مہینے گزر گئے، ابھی میرا سیشن ضائع ہو رہا ہے، ایک ہزار بچیوں کا تعلیمی سال ضائع ہو رہا ہے، میں گزارش کرونگا مشتاق غنی بھائی سے کہ کوہستان کے مخصوص علاقوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کالج کی پوسٹنگ جو ہے، پرنسپل صاحبہ کی، لیکچررز کی، دوسرے سٹاف کی، وہ فوری طور کریں کہ آنے والے سال سے ہم شروع کریں۔ یہ ہیلتھ والا مسئلہ میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے، یہ بات جھوٹ نہیں ہو گی انشاءاللہ العزیز، یہ سچ ہے کہ تین سالوں سے ہمارے جو بنیادی مراکز صحت ہیں، وہ لاوارث ہیں، نہ ڈاکٹرز ہیں، نہ میڈیسنز ہیں، نہ بجٹ ہے، اس چیز کا حل نکالیں، کوئی کمیٹی بنائیں یا جس طریقے سے آپ مناسب سمجھتے ہیں۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ میڈم سپیکر! آپ نے مجھے ٹائم دیا، یہ ایک حقیقی بات تھی، عوامی بات تھی اور مختلف اضلاع کی بات تھی، یہ صرف ہمارے ایک ضلع کی بات نہیں ہے، مجھے امید ہے اس کا گورنمنٹ کوئی حل نکالے گی۔ شکریہ، میڈم سپیکر۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی میڈم! ممبر صاحب نے جس طرح بتایا، ممبر صاحب نے جس طرح بتایا کہ واقعی سیریس مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

ایک رکن: کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: یہ کہہ رہے ہیں کیا؟

ایک رکن: میڈم سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

Madam Deputy Speaker: Can you please, count the number; please, count۔ ذرا کرلیں

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: زه به جي دا جواب ورکړم، دا ضروري دے نو بیا تاسو خیر دے چي څه کوئ۔

Madam Deputy Speaker: Atif Khan, according to the rule, if the quorum is not complete you can't answer. Let`s, let`s have two minutes, two minutes bell and then.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بنه جي بنه۔

(اس مرحلہ پر دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

Madam Deputy Speaker: Secretary Sahib, can you count the number?

(Counting was carried)

Madam Deputy Speaker: As the quorum is incomplete, so the session is adjourned till Friday, 3.00 pm, 20th May. Thank you.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 20 مئی 2016 بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)